بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیاتصوّف عہدِ رسالت وعہدِ صحابہ کے بعد کی پیداوار ہے؟

جب اسلام بہت پھیل گیااور مسلمانوں میں صحابہ کرام جیسی جامعیت کے لوگ باقی نہ رہے تو ہر شعبۂ دین کے لئے پوری توجّہ اور انہماک سے کام کرنے والے اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دیئے۔

مجاہدین کی جماعت الگ تھی، قراء وحفاظ کی خصوصی جماعت الگ کام کرنے لگی محدّثین نے اپنا کام کیا، فقہانے اپنا کام کیا اسی طرح صوفیا اور اہلِ طریقت نے جن میں بعض حافظ قرآن، بعض محدثین اور بعض فقیہہ بھی گذرے ہیں اپنا کام کیا۔ اگر یہ صورت نہ پیدا ہوتی تو ہر شعبہ میں ترقی مشکل تھی۔ کیونکہ یہ دشوار تھا کہ ہر شعبہ یا متعدد شعبوں میں ہر شخص کمال پیدا کرلے الّا ما شآءاللہ۔

یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ تفسیر، اصول تفسیر اس کے علاوہ احادیث کا اتنا بڑا مدوّن زخیرہ، احادیث کو جانچنے اور پرکھنے کے لئے روایت اور درایت کے قوانین اور ضابطے، اسماء الرّجال کا ایک مستقل فن، اسی طرح فقہ، اصولِ فقہ اور فقہا کی قیاس واجماع کی بحثیں، استقراء واستنباط واجتہاد کے مسائل اور سینکڑوں فقہی اصطلاحیں دور نبوی ﷺ میں موجود نہیں تھیں۔

جو حال حدیث و تفسیر اور فقہ کا ہے بلکل ایسا ہی حال علمِ باطن، سلوک طریقت اور تصوّف کا ہے۔ مسائلِ فقہ کی طرح مسائلِ تصوّف یا علمِ باطن یا طریقت، کتاب اللہ وسنتِ رسول اللہ ہی سے مستنبط وماخوز ہیں۔

تصوّف یا علمِ باطن کو یا سوفیا کو عہدِ رسالت اور عہدِ صحابہ کے دور کے بعد کی پیداوار سمجھنے والے، کیا محدثین اور فقہا کی کاوشوں اور محنتوں کو یہی الزام لگاکر ضائع اور بدعت قرار دے کر شریعت کے ایک انتہائی اہم اور بڑے حصّہ سے انکار کر دینے کی جرأت کرسکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ جو حال شریعت کا ہے بعینہ وہی حال طریقت کا ہے۔

---

www.ideaofajjaliat.com